گیا یا وصف تمنائی کے یہ بھی اسطرح اُن پر
کہ انمین سے کسی کو ہاتھ اٹھانیکی نہ دی فرصت

گرا پھر چار سو سے لشکر آتش پہ شام کا سارا
نمان ازرق نے اک تیر ایسا سینے مین مارا
نہ سوجھا اپنے اور مرنے سوا اُسکو بھی کچھ چارا
کہ اسکو ایک ذرہ تلملانے کی نہ دی فرصت

ترا یا گشت اسطرح نوشہ کو زیر گنبد گردان
بچھے تھے ان اشترو نیزے سے صفین جنکے نہ تھا پالان
سرو نکے کٹ گئے سر اُنکا چلے نیزے پہ لے دوبان
دولھن تک بیچ محمل کے بٹھانیکی نہ دی فرصت

بیاہ والے چلے وہ جنکو اُنکے حال کو سن کے
نکالیں بیٹھکر کانٹا جو چبھے گر پاؤن مین اُنکے
جگر آتش سے غم کی سینے مین بیاہ جل بجھے
بقا بیٹیون نے اتنے ٹھہر جانیکی نہ دی فرصت

غرض اس شادیئے غم نے جگر آفاق کا بھونا
گئے لے ذرہ ذرہ گوشت تیرون سے وہ ملعونا
گردن ند کو خلعت کا جو تھے ہوا تم دونا
کفن بھی اُسکی میت کو پہنانیکی نہ دی فرصت

برات اور بیاہ ہوتی دیکھتے مین نا کرو کس مین
رہی منھ دیکھنے کی آرزو دونون کو آپسمین
یہی دولھا دولھن ہمکو نظر آئے نہ رنگ رس مین
قضا نے آرسی مصحف دکھانیکی نہ دی فرصت

نہ رے شادی کہ جسکی نقل سُن آفاق مین ہر سُو
سنائے سودا اب یہ مرثیہ جن تو پھر اُسکو
گریبان چاک ہے ہر مرد و ہر زن ہے پریشان مو
کبھو غم نے خوشی سے دل لگانیکی نہ دی فرصت

مرثیہ

گیا وطن سے جو ہونے روان حسینؑ غریب
ملو تو مل لو کوئی دم ہے یان حسینؑ غریب
پیام دوستو تھا سوئے دوستان حسینؑ غریب
پھر اُسکے بعد کدھر تم کہان حسینؑ غریب

گھرونسے آئے یہ سنتے ہی سوزناک پیام
ہوئے جو داخل مجلس لگا یہ کرنے کلام
اکابران مدینہ باضطراب تمام
اُنھون کے ساتھ باہ و فغان حسینؑ غریب

تمھین مین اسلیے ملنے کو اپنے بلوایا
گیا جو وان کو پھر اُسکا نشان نہ کچھ پایا
کہ یہ سفر سفر آخرت نظر آیا
چلا ہے تم سے ہو رخصت جہان حسینؑ غریب

سبھون سے تم مین یہ بندہ ہے راضی و خرسند
کرے معاف اسے واسطے نبی کی ہے سوگند
کہ جسکے حق مین جو اس سے ہوا ہے پست و بلند
کہ جسکی آل ہے اے مومنان حسینؑ غریب

کسو کا دین جو مجھپر کسیکو یاد آوے
خدانخواستہ گردن پہ اپنی لیجاوے
یہ دوستی ہے کہ اسوقت مجھکو بتلاوے
کسو کے قرض سے بار گران حسینؑ غریب

www.emarsiya.com

خدا ہی جانے ہے تھی مین آرزو ے حسینؑ
ہزار حیف فلک نے دیا نہ اُس کو چین

مین وہ تھا کہ تمھین چھوڑتا کسی اوقات
کشان کشان سوے کربل چلا قضا کی بات

جو چاہو بعد مرے یاد تم مرا احوال
نشان مسلخ قصاب دے گا صورت حال

بگوش دل یہ مری یارو آج سن لیجو
زمین پہ ڈال کے دو قطرے پانی پی لیجو

مرا ضرور ہی اتنا تو دوستون کو درد
کہ ہو گا گرسنہ و تشنہ ذبح روز نبرد

جو بانٹو اپنی محبت تم اپنے لڑکون سے
رہیگا حشر کے دن آشنا پرستون سے

جو عابدین پھرے جیتا ادھر کو قسمت سے
غم اُسکے دل کا بھلانا ہر ایک صورت سے

یہ سن وصیت جانکاہ سب نے ہوکے ملول
کہا یہ شہ نے بھی دیکے دعا کہ پیش رسول

لکھا ہے راوی ذیشان بھی کہ انمین ایک اصحاب
نبی جو خانہ خرابو یہ پوچھے دوگے جواب

تب اس سے ہو کے مرخص تم اسکو جانے دو
کہین جو فاطمہؑ اپنے محبون مین دیکھو

کر اُسکا قطع سخن بول اُٹھا شہ مظلوم
نہ لیوین رخصت بدن کاٹ کر گلا وہ شوم

عبث یہ فکر کرو ہو نہین ہے کچھ اس کا سود
کسیکے لاش کو تکفین کرین جو وہ مردود

کبیدہ تم سے کبھو ہو نہ سرور عالم

کہ تین تھین مین سدا اسکی زیست کے دن [illegible]
پڑا تھا تم مین نبی کا نشان حسینؑ غریب

نہین ہے اس مین کسو کے کچھ اختیار کی بات
بندھا ہوا بگلو ریسمان حسینؑ غریب

خطوط لکھنے کا میری طرف نہ کیجو خیال
کہ اسطرح سے پڑا ہوگا وان حسینؑ غریب

کسی ہی دم مین فراموش مجھ کو مت کیجو
کہ ہم پیالہ تھا با دوستان حسینؑ غریب

غذا کی گرمی سے پانی پیئن تو بھر دم سرد
بہ خنجر ستم دشمنان حسینؑ غریب

سلوک انمین سے کچھ بہتر [illegible]
خدا کے سامنے رطب اللسان [illegible] غریب

نہ رکھیو دور اسے اپنی تم شفقت سے
کہ اُسکو سمجھے ہے بہتر ز جان حسین غریب

باہ و نالہ کیا عوض جان و دل بتول
کرے گا شکر تمھارا بیان حسین غریب

یہ ہم نشینون سے کہنے لگا بچشم پر آب
ہوا رضا سے تمھاری روان حسینؑ غریب

جو روز حشر یہ بدنامی اپنے سر پہ لو
کھڑا ہے با کفن خون چکان حسینؑ غریب

خیال محض ہے ملنا مجھے کفن معلوم
انھون سے یہ نہین رکھتا گمان حسینؑ غریب

کفن تو حشر مین تب ہو بدن پہ خون آلود
کہان کفن کدھر آے یہان حسینؑ غریب

ہے انمین جرم تمھارا جو تم سے ہو [illegible]

www.emarsiya.com

گلا ڈالی ہے جب سے بنا لب تیغ ستم
بنا ہے اُسکے پئے امتحان حسینؑ غریب

غرض سبھون نے ہر طرح اُس کو سمجھایا
وہان دشت بلا مین با قربا آیا ہے
ولے کسو کا نہ خاطر مین وہ سخن لایا
اسیر و غمی آسمان حسینؑ غریب

اب اس سے آگے جو گذرا ہے اُسپہ رنج و تعب
بغیر دفن و کفن یہ تو جانتے ہین سب
بیان کو اُسکے تو کرتا ہے شیخ حد ادب
کہ خاک و خون کے رہا درمیان حسینؑ غریب

اگرچہ مرثیہ کہنا سبھون کو آتا ہے
کہ سننے والون کا جنت مین گھر بناتا ہے
ولے مین کیا کہون اسطرح تو رولاتا ہے
جزا دے اسکی تجھے مہربان حسینؑ غریب

مرثیہ در شہادت فرزندان حضرت مسلم

دیکھ کر جسکو مین مضطرب الحال نسیم
تھے مسلم کے سنے ہونگے وے دو تھے جو یتیم
پوچھا کیون ڈھونڈھتی ہے آج تو بہ صفت قلیم
ایک کا نام محمد ہے تھا دوم ابراہیم

باپ کے بعد وہ تھے کوفے مین قاضی کے گھر
روکے اُسنے یہ لگا کہنے کہ سنتے ہو پسر
قاضی نے قتل کی مسلم کے سنی وان جو خبر
ابن مرجانہ ملعون ہے بدبخت لئیم

پھیری ہے اُن نے منادی کہ پسر مسلم کے
غارت و قتل سے وہ صاحب خانہ نہ بچے
جسکے گھر مین یہ سنون گا کہ وہ بیٹھے ہین چھپے
پس مناسب نہین اس شکل مین تم یان ہو مقیم

قافلہ کوفے سے جاتا ہے مدینے کے تئین
جاؤ ساکن ہو تم اُس جا کسی گوشہ مین کہین
وان سے بہتر کوئی جا کہ تمھین اب اور نہین
تا کہ یہ کافر ملعون ہو وا اصل بجحیم

غرض اُس قافلے کے شب وہ ہوئے تھے ہمراہ
مین انھین ڈھونڈھتی پھرتی ہون کہ نا ہو کے تباہ
صبح بھی ہونے نہ پائی کہ انھین بھولی راہ
ہو نہ جاوین وہ دو معصوم گرفتار غنیم

یہ سخن کہتے تھے آپس مین کہ اس اثنا مین
انکی حالت کا سبب اُس سے جو مین پوچھا مین
پہونچا اک شخص کئے خاک بسر اُس جا مین
رو کے بولا وہ کہ اس غم سے مرا دل ہے دو نیم

کیا کہے آگے مین اظہار کرون یہ روداد
نکلے تھے کوفے سے اک قافلے مین وہ برباد
کہ وہ طفل آج ہوئے ظلم سے خون گر برباد
ابن مرجانہ کا تھا بسکہ دل انکے مین بیم

قافلہ مین چلا جلد قضا را ناگاہ
ہو گئی صبح تو اک نخل مین لائے وہ پناہ
رہ گئے پیچھے وہ دو معصوم گم اُنسے ہوئی راہ
نیچے اُس نخل کے اک آب کا چشمہ تھا قدیم

www.emarsiya.com